بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئیے زندگی کے لمحات کا فائدہ اٹھائیں

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے وقت کے انعامات میں سے ایک موقع پیدا فرمایا تاکہ تم اچھی چیزوں کی توقع کرو اور نیک اعمال حاصل کرو۔ تمام تعریفیں حق شانہ کے لیے ہیں جو رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے، جس میں اہل بصارت کے لیے تنبیہ ہے۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں جو اللہ کے نزدیک تمام بنی نوع انسانی میں منتخبہ اور چہیتے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں سے نیکی کرنے پہل کرنے اور برے تخیل، معذوری اور آلس کرنے سے منع فرمایا۔ اللہ قیامت کے دن تک آپ ﷺ پر، آپ ﷺ کے اہل بیت اور صحابہ کرام پر اور ہر اس شخص پر اپنے درود و سلام سے نوازے۔

اے اللہ کے بندو!

اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ صحت اور فرصت کے اوقات دو بڑی نعمتیں ہیں جن کے لیے مومن کو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ در حقیقت ہمیں چاہیئے کہ ان دونوں نعمتوں سے اس دنیا میں بھی اور عقبٰی کے لیے بھی فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے رب کا شکریہ ادا کریں۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے تھے (دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں لوگوں کے ساتھ دھوکا ہوتا ہے؛ صحت اور فرصت کے اوقات)۔ درحقیقت صحت سب سے عظیم اور قابل تکریم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ اگر کسی کے پاس بہت سارا پیسہ، حسن اور اثاثہ ہے لیکن اس کی صحت ٹھیک نہیں ہے تو اس کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اپنی وقعت کھوبیٹھتا ہے۔ کیونکہ جب کسی کی صحت بہتر ہو تو وہ کئی کام کرسکتا ہے جو وہ اس وقت نہیں کرسکتا جب اس کی صحت ٹھیک نہ ہو۔ عمر کے بیٹے ۔ رضی اللہ عنہ – فرماتے ہیں) اگر شام تک تم بچے ہوئے ہو، تو اگلی صبح خود کے زندہ ہونے کی توقع مت رکھو۔ اگر تم صبح بھی زندہ رہ جاتے ہو، تو شام تک خود کے زندہ رہنے کی امید مت رکھو اور اپنی بیماری کے لیے اپنی صحت میں سے اور اپنی زندگی میں سے اپنی موت کے لیے کچھ لو۔) مزید، رسول اکرم ﷺ کے ذریعہ بیان کردہ دوسری نعمت فاضل وقت ہے جسے ایسے بتانا چاہئے جو کہ مفید ہو۔ مزید برآں کہ انسان ہر اس لمحہ کے لیے تاسف کرے گا جو اس نے اپنی زندگی میں ضائع کیا ہوگا۔ وہ اسے دوبارہ حاصل کرنا چاہے گا مگر بے سود کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ نے فرمایا:

"اللہ کے رسول نے ہمیں نصیحت فرمائی اور فرمایا: (اے لوگوں! اپنی موت سے قبل اللہ سے توبہ کرلو۔ نیک اعمال مین سبقت لے جانے کی کوشش کرو اس سے قبل کہ تم مصروف ہوجاؤ)۔ قرآن پاک میں دو ایسی صورتوں کا ذکر موجود ہے جن میں انسان اپنی تضیع اوقات پر اظہار تاسف کرتا ہے۔ ایک تو وہ موقع ہوتا ہے، جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور عقبٰی میں داخل ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: [[حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (٩٩) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ ۚ كَلَّا ۚ إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ۖ وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ (یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائے گی (تو) وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دے، (99) تاکہ میں اس (دنیا) میں کچھ نیک عمل کر لوں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ ہر گز نہیں، یہ وہ بات ہے جسے وہ (بطورِ حسرت) کہہ رہا ہوگا اور ان کے آگے اس دن تک ایک پردہ (حائل) ہے (جس دن) وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گے [1] تاہم،دوسری صورت وہ ہے جس میں ہر ایک روح کو]] پورا پورا[5] معاوضہ دیا جائے گا ہر اس کام

[1] سورة المؤمنون3] /99-100

کے عوض جو اس نے کیا ہوگا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے [وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اگر آپ (انہیں اس وقت) دیکھیں جب وہ آگ (کے کنارے) پر کھڑے کئے جائیں گے تو کہیں گے: اے کاش! ہم (دنیا میں) پلٹا دیئے جائیں تو (اب) ہم اپنے رب کی آیتوں کو (کبھی) نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان والوں میں سے ہو جائیں گے] [2]۔

اے ایمان والے بھائیو:

فرصت کے اوقات نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے اور خاص طور پر تعطیلات کے دوران، افراد اور برادریوں کے لیےمنفی اثرات رکھتے ہیں۔ ایک فرد جس کے پاس فاضل وقت ہو لیکن جو اس کی مناسب ڈھنگ سے سرمایہ کاری نہ کرے (استعمال نہ کرے) اسے اس فرصت کے اوقات کا کٹنا اور گذرنا محال معلوم ہوگا۔ حتی کہ اسے ایک دماغی عارضہ تک ہوسکتا ہے یا اسے غیر معمولی طور پر جنون مخالف دوائیں لینی ہو سکتی ہے یا ہوسکتا ہے کہ اس کا طرز عمل خراب ہو۔ بعض نوجوان جو یہ نہیں جانتے کہ انہیں اپنے وقت سے استفادہ کس طرح کرنا چاہیئے، راستے پر بیٹھے ہوئے یا ٹیلی ویژن دیکھتے ہوئے یا اپنے وقت کو کنٹرول کیے بغیر انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ لیکن وہ نہیں سنیں گے اور وہ لوگ بطور تاسف اپنی انگلیاں کاٹ لیں گے۔ آئیے ہم ایک نظر ان بے پرواہ لوگوں کے بارے میں رب کریم کے ارشاد پر ایک نظر ڈالیں جو بے کار کے معاملات میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ وہ اس پر اظہار تاسف اور گریہ کریں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا [يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي (وہ کہے گا: اے کاش! میں نے اپنی (اس اصل) زندگی کے لئے (کچھ) آگے بھیج دیا ہوتا (جو آج میرے کام آتا)] [3]۔ مختلف نوجوانوں کے درمیان اچھا خاصہ فرصت کا وقت ہونا ان کی زندگی میں بدعنوانی کا سبب بن جاتا ہے اور یہاں تک کہ وہ مذہب سے دور ہوجاتے ہیں۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے [[أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا(٢٤) وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنزِيلًا(٢٥) الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا (٢٦) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا (٢٧) يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا(٢٨) لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا (اس دن اہلِ جنت کی قیام گاہ (بھی) بہتر ہوگی اور آرام گاہ بھی خوب تر (جہاں وہ حساب و کتاب کی دوپہر کے بعد جا کر قیلولہ کریں گے)، (24) اور اس دن آسمان پھٹ کر بادل (کی طرح دھوئیں) میں بدل جائے گا اور فرشتے گروہ در گروہ اتارے جائیں گے، (25) اس دن سچی حکمرانی صرف (خدائے) رحمان کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر سخت (مشکل) ہوگا، (26) اور اس دن ہر ظالم (غصہ اور حسرت سے) اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا: کاش! میں نے رسولِ (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی معیّت میں (آکر ہدایت کا) راستہ اختیار کر لیا ہوتا، (27) ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا، (28)بیشک اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا، اور شیطان انسان کو (مصیبت کے وقت) بے یار و مددگار چھوڑ دینے والا[3][4]

توانائی کے زیاں کے نتائج کے لیے برادریاں خود ذمہ دار ہوں گی جس کے لیے کہ یہ خواہش کی جانی چاہیئے تھی کہ اچھا اور درست کیا ہے اس پر غور کیا جائے۔

اے ایمان والو!

تضیع اوقات سمیت منفی مظاہر سے ناطہ توڑنے میں ہمیں تعاون کرنا ہوگا۔ یہ محض اچھی تعلیم، سائنس و ثقافت میں دلچسپی، اور ایسے مراکز کے قیام سے ہوسکے گا جو نوجوانوں کو نیک اعمال کی تلقین کرتے ہیں اور تحریک دیتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ نوجوانوں کی کوششوں اور توانائی کو ایسے کام میں لگایا جائے جس سے برادری کابھلا ہو۔ دراصل فرصت کے اوقات گزارنے کے بہت سے طریقہ ہیں اسی لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے میں تعلیم، نوجوانوں، سماج اور معاشیاتی شعبوں کی جانب سے اس پر توجہ دی جانی چاہیئے تاکہ مسلمانوں کا دنیاوی اور مذہبی دونوں معنوں میں فائدہ ہو۔ نوجوانوں کو ایک ایسا فرد چاہیئے جو انہیں مشورہ دے سکے، ان کی رہنمائی کرسکے، اور انہیں زندگی میں ان کے اپنے کردار کے بارے میں یاد دلا سکے، ان کا برادری پر ہونے والا اثر اور ان کے ملک و قوم میں ان کی اپنی اہمیت کے بارے میں بتا سکے۔

---

[2]سورۃ الانعام /27

[3] سورة الفجر /24

[4] سورة الفرقان 24-28

اس لیے اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ وقت اور اس کا اچھا اور نیک استعمال اعتقاد اور شعور کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یقیناً اچھے نظم و نسق سے اور اس کا بہتر مقاصد سے استعمال کرکے اس وقت کا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

یا رب العزت ہم اپنے وقت کے لیے تیری رحمتوں کے طالب ہیں، اے اللہ ہمارے بہترین اعمال پر ہمارا خاتمہ فرما اور
اور ہمارے بہترین دن کو ہمارا وہ دن بنا دے جب ہماری ملاقات تجھ سے ہو۔

میں یہ اپنا قول دوہراتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور آپ کے لیے، اور جملہ مسلمانوں کے لئے عفو کا طلب گار ہوں، اس لیے اللہ سے معافی طلب کرو، وہ معاف کرنے والا ہے۔ نہایت رحم فرمانے والا ہے اور اسے پکارو، وہ تمھاری پکار پر جواب دیتا ہے، بے شک اللہ نہایت فراخ دل اور فیاض ہے۔

****

تمھارے رب کا نام بڑی برکتوں، عظمتوں، عزت اور فضل و کرم سے بھر پور ہے۔ وہ بڑی عظمتوں اور شان والا ہے جس نے اپنے بندوں پر بے پناہ رحمتیں اور برکات نازل فرمائی ہے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ فرصت کے اوقات ایسی نعمتیں ہیں جن میں لوگوں کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے۔ یااللہ قیامت کے دن تک اپنے رسول و پیغمبر محمد پر، رات و دن مسلسل درود و سلام ارسال فرما، اور آپ کے اہل بیت پر، اور آپ کے صحابہ پر اور ممتاز اماموں پر اور ان کی جس کسی نے بھی آپ کی پیروی کی ہے۔

اے مسلمانو!

اس زندگی میں جو چیز تمھارے لیے بیش قیمت ہے وہ آپ کی زندگی کے بقیہ سیکنڈز، منٹ دن اور مہینوں کے لیے ہیں۔ سو بتائیں کہ وہ کونسے ہیں جنھیں ہم نے پا لیا ہے اور وہ کونسے درست کام ہیں جنھیں ہم نے حاصل کرلیا تھا۔ کیا یہ قیامت کے دن آپ کو انعام کا مستحق قرار دے گی یا یہ آپ کے لیے باعث مذمت ہوگا؟ دراصل ایک عقل مند فرد وہ ہوتا ہے جو روزانہ اپنے آپ کا تحفظ کرتا ہے، اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتا ہے، اور اپنی زندگی کے ہر ایک دن سے مستفید ہوتا ہے اور اپنی آخرت کے لیے تیاری کرتا ہے۔ تاہم ایک مجبور شخص وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے، اور بغیر کسی رد عمل کو ظاہر کیے نفسانی خواہشات سے لپٹا رہتا ہے۔ اس زندگی میں ہر وہ دن ایک انعام کی حیثیت رکھتا ہے۔ رسول اکرم ان میں سے ایک پر اپنے صحابہ سے اصرارفرمایا (پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں پر سبت کا فائدہ اٹھاو: اپنی جوانی کا اپنے بڑھاپے سے قبل، اپنی صحت کا اپنی بیماری سے قبل، اپنی امارت کا اپنی غربت سے قبل، اپنے فرصت کے اوقات کا اپنے کام کے اوکات سے قبل اور اپنی زندگی کا اپنی موت سے قبل)۔ اے مسلمانو، تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تم اپنے وقت کے استعمال کے ذمہ دار ہو۔ بے شک تمھارے پیر، قیامت کے دن حرکت نہ کر پائیں گے اس سے قبل کہ آپ سے زندگی کے بارے میں دریافت کیا جائے کہ تم نے اس کا استعمال کیسے کیا؟ اور تمھاری جوانی جس کا تم نے کیا کیاَ؟

اس لیے اللہ سے ڈرو – اے اللہ کے بندو – وقت کے معاملے میں اور اسے استعمال کرنے میں سخت محنت کرنے کے معاملہ میں درست راستوں پر اور فضائل اور نیک اعمال کے بارے میں اور اسے فضول ضائع ہونے سے بچائیں اور گناہ میں اور برائی کے کاموں میں صرف کرنے سے بچیں۔

اس لیے، پیغمبروں کے آقا و مولا پر درود و سلام بھیجو، جیسا کہ اللہ تعالی اپنی مقدس کتاب میں فرماتا ہے:اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[5]

[5] سورة الاحزاب 56

اے اللہ! محمد اور آل محمد پرسلامتی بھیج، جیسے کہ تونے ابراہیم اور ابراہیم کے اہل بیت پر بھیجی تھی۔ اور اپنی برکتوں کا نزول محمد□ اور محمد □ کے اہل بیت پر فرما جیسا کہ تونے ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمایا۔ بے شک اللہ تعالی سب سے زیادہ قابل تعریف اور بڑی عظمت والا ہے۔

اے اللہ، حضور اکرم □ کے خلفائے راشدین سے، ان کی ازدواج مطہرات، امہائے مومنین سے، ان کے صحابہ سے اور مومن مردوں اور مومنہ خواتین سے قیامت کے دن تک راضی ہوجا اور اپنے بے پناہ رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہوجا۔

اے اللہ ہمارے آج کے اس اجتماع پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوں تو ہمیں امن اور گناہوں سے تحفظ کے ساتھ رخصت فرما اور ہمیں اپنے مذہب میں کسی طرح سے کمتر نہ بنا۔

یا اللہ! ہم آپ سے رہنمائی، تقوی، عفت و عصمت اور مال کے طلب گار ہیں۔

یا اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو دیانت دار زبان، رجوع لانے والا دل، اعمال صالحہ، علم نافع، مضبوط عقائد، خالص ایمان اور دین اور حلال اور بابرکت رزق کی نعمت سے سے مالا مال فرمادے۔ یا اللہ بے شک تو سب سے زیادہ عظیم الشان اور قابل احترام ہے۔

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عظمتیں عطا فرما! اور اسلام اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا فرما، یا اللہ! ظالموں اور کافروں کو نیچ ادکھا۔ یا اللہ! اپنے تمام بندوں کو امن و سلامتی عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں اپنے وطن میں سلامتی عطا فرما! ہمارے اپنے وطن میں ہمارے لیے دیرپا سلامتی اور استحکام عطا فرما! ہمارے سلطان کو عظمتوں سے مالا مال فرما اور حق پرستی کی سمت میں رہنمائی کرنے میں اس کی اعانت فرما۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں سے بارشیں نازل فرما اور ہمیں ان میں سے ایک بنا دے جو دن اور رات تجھے یاد کرتے رہتے ہیں اور شام سے صبح تک تجھ سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔

یا اللہ! ہم پر آسمانوں کی رحمتیں اور زمین کی نعمتیں نازل فرما اور ہمارے پھلوں اور فصلوں میں اور ہمارے مجموعی رزق میں خیر و برکت عطا فرما۔ یا اللہ تو نہایت عظیم الشان اور قابل احترام ہے۔

یا اللہ! عطا فرما ہمیں اس دنیا میں بھلائی، اور عقبٰی میں بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کی آگ سے!

یا اللہ! ہمارے دلوں کو ہدایات عطا کرنے کے بعد ٹیڑھا نہ فرمائیے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمتیں عطا فرما بے شک تو بڑا دینے والا ہے۔

یا اللہ! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم سے رحم کا معاملہ نہ کیا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے۔"

یا اللہ! ان تمام مومنین و مومنات کو معاف فرما جو ابھی بقید حیات ہیں اور انہیںبھی جو وفات پاچکے ہیں، بے شک اے اللہ آپ سب سے زیادہ سمیع اور مجیب ہیں۔

اللہ کے بندو! [اللہ انصاف، بھلائی اور خویش و اقارب کے ساتھ سخاوت کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ تمام بے حیائی کے کاموں، اور ناانصافی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے: وہ آپ کو ہدایت عطا فرماتا ہے ، جو آپ یاد رکھ سکتے ہیں۔]